جمعہ 8 مارچ 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان C.P.L 61

جمعہ 8 مارچ 2002ء 23 ذوالحج 1422 ہجری - 8 امان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 54

نماز فجر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوۃ الفجر حدیث نمبر 612)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت (دین حق) کا منشاء نہیں۔ (دین حق) انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے' اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔

اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورونوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے' تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے' تو اسے بیکار قرار دیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 118)

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیّر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تا کہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔ (ایڈمنسٹریٹر)

اعلان برائے ٹیکنیکل میگزین

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انجینئرز' آرکیٹیکٹس اور اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ عام فہم دلچسپ مضامین اردو یا انگلش میں لکھ کر مع تصاویر صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی IAAAE عقب گولبازار ربوہ کو جلد بھجوائیں تا کہ اس سال کا میگزین شائع ہو سکے اللہ تعالیٰ تمام تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم بخشے

(صدر ٹیکنیکل میگزین)

ضرورت لیڈی ٹیچرز

نصرت جہاں اکیڈمی سینئر گرلز سیکشن میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جماعتی اداروں میں خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے مورخہ 30 مارچ 2002ء تک خاکسار کو بھجوا دیں۔

1- ایم ایس سی ریاضی 2- ایم ایس سی فزکس

3- ایم ایس سی بیالوجی 4- ایم ایس سی کیمسٹری

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

مجلس نابینا کی سالانہ ریلی

امسال مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ ریلی 13 تا 15 اپریل 2002ء کو منعقد ہو رہی ہے۔ احمدی نابینا افراد اس ریلی میں شامل ہو کر استفادہ فرمائیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 8/ مارچ 2002ء

12-35 a.m	عربی سروس
1-35 a.m	مجلس سوال وجواب
2-40 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
3-05 a.m	المائدہ
3-25 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس عرفان
7-35 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
8-15 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
9-30 a.m	سیرۃ النبیؐ
10-05 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-25 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
1-35 p.m	مجلس عرفان
2-35 p.m	روشنی کا سفر
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	تعلیمی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-00 p.m	بنگالی ملاقات
8-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-30 p.m	جرمن سروس
11-35 p.m	لقاء مع العرب

ہفتہ 9/ مارچ 2002ء

12-35a.m	عربی سروس
1-35 a.m	مجلس عرفان
2-40 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-40 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	کہکشاں
7-45 a.m	سفر ہم نے کیا
8-15 a.m	اردو کلاس
9-20 a.m	فرانسیسی سیکھئے
9-45 a.m	تقریر: سیرۃ النبیؐ
10-10 a.m	جرمن ملاقات
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-15 p.m	سفر ہم نے کیا
12-40 p.m	ماریشین سروس
1-35 p.m	درس القرآن
3-05 p.m	کہکشاں
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	تقریر
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-55 p.m	اردو کلاس
7-05 p.m	بنگالی پروگرام
8-05 p.m	چلڈرنز کلاس
9-10 p.m	چلڈرنز کارنر
9-25 p.m	فرانسیسی سروس
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 10/ مارچ 2002ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	مجلس سوال وجواب
2-30 a.m	چلڈرنز کلاس
3-30 a.m	جرمن ملاقات
4-30 a.m	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-25 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتب کا تعارف
8-20 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-25 a.m	اردو اسباق
10-00 a.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
1-45 p.m	مشاعرہ
2-40 p.m	کوئز: تاریخ احمدیت
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت۔ سیرۃ النبیؐ۔ خبریں
6-00 p.m	مجلس عرفان
7-00 p.m	بنگالی پروگرام
8-00 p.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-30 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی چار تقاریب

مورخہ 28 فروری 2002ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء ایوان محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام پروقار تقاریب ہوئیں جن میں سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ پاکستان) کی تزئین نو‘ کمپیوٹر سیکشن کا افتتاح‘ نئے رہائشی بلاک کا سنگ بنیاد اور محفل شعر وسخن کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ افتتاحی تقریب ایوان محمود کے مغربی لان میں ہوئی جبکہ خواتین کا انتظام ایوان محمود ہال میں کیا گیا تھا۔ آغاز میں معزز مہمانوں کی خدمت میں حسن انتظام کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔

تلاوت ونظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ نے رپورٹ پیش کی کہ سرائے خدمت کی نچلی منزل 1976ء میں اور بالائی منزل 1983ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ عمارت میں شکست وریخت کی وجہ سے اس کی تزئین کی گئی ہے کمپیوٹر سیکشن کے بارہ میں رپورٹ میں بتایا گیا کہ سردست اس میں 12 کمپیوٹر زرکھے گئے ہیں جن سے ٹریننگ کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں میڈیکل ٹرانسکرپشن کا بھی آغاز کیا جائیگا۔ مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے فیتہ کاٹ کر اور اجتماعی دعا کے ساتھ گیسٹ ہاؤس کی تزئین نو کا افتتاح فرمایا۔

نئے رہائشی بلاک کی تعمیر بیسمنٹ کے ساتھ شروع کی جارہی ہے اس کا سنگ بنیاد مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے رکھا اور آپ کے بعد دیگر بزرگان سلسلہ اور خواتین نمائندگان نے بنیادی اینٹیں رکھیں۔

خدام الاحمدیہ پاکستان کے کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کے لئے محترم مہمان خصوصی ایوان محمود کی شمالی جانب تشریف لے گئے اور اس کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ آپ نے نئے تعمیر ہونے والا جنریٹر روم بھی ملاحظہ فرمایا۔

ان تقاریب کے آخر پر ایوان محمود ہال میں شعر وسخن کی محفل کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے لئے معروف شاعر مکرم سردار رشید احمد صاحب قیصرانی تشریف لائے تھے۔ شعری نشست کی کمپیئرنگ معروف شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے کی۔ انہوں نے تعارف میں بتایا کہ سردار رشید قیصرانی کا شمار ملک کے ممتاز شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ کے تین مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں اور کئی زیر طبع ہیں۔ شاعری کے علاوہ مضمون نگاری اور کالم نگاری بھی کرتے ہیں۔

شعری نشست کیلئے ایوان محمود کو خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ابتدا میں جناب مبارک عابد صاحب نے شعر سنائے اور پھر سردار رشید قیصرانی صاحب کو دعوت کلام دی۔ جنھوں نے اپنا کلام سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں برکت ڈالے اور ان کے مفید نتائج نکالے، آمین

سویڈن میں کامیاب سمپوزیم

رپورٹ: آغا یحییٰ خان صاحب

مورخہ 23 جنوری 2002ء کو جماعت احمدیہ سویڈن کو اللہ کے فضل سے ایک کامیاب سمپوزیم کرنے کی توفیق ملی یہ سمپوزیم بین المذاہب تھا اور اس کا عنوان Fred Och Min Tro ''میرا ایمان امن ہے'' رکھا گیا۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی جن میں سے اس سمپوزیم میں شامل ہونے والے دین حق کے علاوہ عیسائیت‘ یہودیت‘ سکھ مت‘ بدھ مت اور زرتشت مذہب تھے۔ تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب سے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ امن ان کے ایمان کا حصہ ہے۔

اس سمپوزیم کا اعلان مختلف ذرائع سے کیا گیا جن میں سب سے اہم یہ تھا کہ گوتھن برگ (سویڈن) کے T V‘ ریڈیو اور تمام اخبارات کو اس کی اطلاع دی گئی اور فرداً فرداً بھی دعوت نامے بھیجے گئے۔ گوتھن برگ کے سب سے زیادہ اشاعت والے اخبار (600000 روزانہ اشاعت) نے خبر لگائی کہ آج گوتھن برگ کی سب سے بڑی لائبریری میں اس قسم کے سمپوزیم کا انعقاد ہورہا ہے اور جماعت احمدیہ کا خاص طور پر اس میں ذکر کیا۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے پوسٹرز چھپوا کر تمام لائبریریز میں اور سکولوں اور کالجوں میں بھی لگائے گئے۔ گوتھن برگ کی سب سے بڑی لائبریری جس میں اس سمپوزیم کا انعقاد ہوا اس کے ہال میں 200 افراد کی گنجائش تھی اور اللہ کے فضل سے 142 سویڈش اور 59 احمدی افراد نے اس میں شرکت کی اور کچھ لوگ کرسیوں کے پیچھے بھی کھڑے تھے اور ان کے علاوہ آنے والوں کو لائبریری کی انتظامیہ نے واپس بھیج دیا کیونکہ مزید کی ہال میں گنجائش نہ تھی۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سویڈن نے صدارت کی اور ہر مقرر کو 20 منٹ دئے گئے‘ سب سے پہلے ہمارے احمدیت کے نمائندے مکرم میر عبدالقدیر صاحب نے نہایت شاندار طریقے سے واضح کیا کہ دین حق ایک نہایت پرامن مذہب ہے اور سب احباب نے بعد میں خیالات کا اظہار بھی کیا کہ سب سے اچھی تقریر دین کے نمائندے کی تھی اور ہونی بھی چاہئے تھی۔

اس سمپوزیم کی مکمل کارروائی کی ویڈیو فلم بندی بھی کی گئی اور آخر پر تمام مقررین کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے مکرم عبداللطیف انور صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے تحائف بھی پیش کئے اور اس کے علاوہ تمام حاضرین کی خدمت میں چائے اور برگر پیش کئے گئے اور اس طرح اللہ کے فضل سے سمپوزیم کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمدللہ!

(ماہنامہ ربوہ سویڈن فروری 2002ء)

یتیم بچوں کا حق

✿ آپ کے پاکیزہ مال میں مستحق یتیم بچوں کا بھی حق ہے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات

قسط اول

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

فرشتوں کے وجود کے عقلی اور نقلی دلائل

31 جنوری 1915ء کو میں نے (مربیان) کی اعلیٰ کلاس اور مدرسہ احمدیہ کے طلباءؑ کے سامنے ملائکہ کے متعلق ایک لیکچر دیا تھا۔ جو اختصار کے طور پر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ ابتداء میں تمہید کے طور پر میں نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ کسی بات کے ثبوت کے دو ہی پہلو ہوتے ہیں۔ عقلی اور نقلی۔ اور جس بات کو عقل سلیم غلط قرار دے۔ گو وہ نقل کے لحاظ سے کیسی ہی اعلیٰ پایہ کی ہو۔ لیکن تاہم وہ درست اور صحیح ثابت نہیں ہوسکتی۔ اس کی مثال میں ہم عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث پیش کرسکتے ہیں۔ یہ عقیدہ نقل کے لحاظ سے درست ہے۔ یعنی عیسائیوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں کے بڑے بڑے علماء اس کو مانتے ہیں۔ اور پولوس جو عیسوی مذہب کا ایک طرح سے بانی ہے۔ وہ بھی اس عقیدہ کو تسلیم کرتا ہے لیکن چونکہ یہ مسئلہ عقل کے خلاف ہے اور ایک منٹ کے لئے بھی ہماری ضمیر تسلیم نہیں کرسکتی۔ کہ ایک ہی وقت میں تین ایک ہوں۔ اور ایک تین۔ اس لئے اس مسئلہ کو فوراً رد کردیا جائے گا۔ اور گو نقل کے لحاظ سے درست ہے۔ مگر عقل اس کو نہیں مانتی۔ اس لئے ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے دوسرا پہلو نقل ہے۔ سو اگر ایک بات عقل کے مطابق ہو اور عقل اس کا انکار نہ کرے۔ اور عقل کے نزدیک وہ ناممکن نہ ہو۔ مگر نقل سے اس کا کچھ ثبوت نہ مل سکے۔ تب بھی ہم اسے نہیں مان سکتے۔ مثلاً کوئی کہدے کہ ملکہ معظمہ ایک دفعہ ہندوستان میں تشریف لائی تھیں۔ تو ہم اس بات کو درست نہیں سمجھیں گے۔ کیونکہ یہ نقل کے خلاف ہے۔ گو ملکہ معظمہ کا ہندوستان میں آنا ان کی زندگی میں ناممکن نہ تھا۔ نہ عقل اس کے مخالف ہے۔ سامان موجود تھے۔ ریل اور جہازوں کی آمدورفت تھی۔ ہر شخص آسانی سے آجاسکتا تھا۔ اور اگر ملکہ معظمہ چاہتیں تو ہندوستان آسکتی تھیں۔ لیکن یہ بات نقل کے خلاف ہے۔ یعنی ان کے ہندوستان میں آنے کی کوئی صحیح روایت موجود نہیں۔ بلکہ صحیح روایات بیان کرنے والے اور ملکہ معظمہ کے حالات تحریر کرنے والے اس بات کے مخالف ہیں۔ اس لئے ہم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ غرض جو بات عقل کے خلاف ہو۔ وہ بھی درست نہیں۔ اور جو بات نقل کے موافق نہ ہو۔ اسے بھی تسلیم نہیں کرسکتے۔ اور جو دونوں کے خلاف ہو۔ وہ تو بالکل ہی بیہودہ ہے۔ اس لئے جو بات ہم ثابت کرنا چاہیں۔ اسے انہیں عقلی و نقلی دو پہلوؤں سے پرکھنا چاہئے۔ اب ہم فرشتوں کے وجود اور ملائکہ کی ہستی کو پہلے عقلی معیار پر پرکھتے ہیں۔

ملائکہ کا وجود عقلی پہلو سے

سو اگر ہم فرشتوں کے متعلق عقل سے فتویٰ پوچھیں۔ تو وہ انہیں ناممکن نہیں بتاتی۔ بلکہ اس بات کو جائز اور قرین قیاس سمجھتی ہے۔ کہ فرشتے ہوں کیونکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے تمام فیوض ہمیں بلاواسطہ نہیں ملتے۔ بلکہ واسطوں اور وسیلوں کے ذریعہ ہم تک پہنچتے ہیں۔ دیکھو ہمیں پیاس لگتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اسے بجھاتا ہے۔ مگر بلاواسطہ نہیں۔ بلکہ پانی کے ذریعہ اسی طرح ہمارے بدن میں تحلیل کا سلسلہ رکھا گیا ہے۔ اور ہمیں بھوک لگتی ہے۔ اور وہی رحیم و کریم خدا اپنی بندہ نوازی سے ہماری بھوک دور کرتا ہے۔ مگر کیا کسی واسطہ کے بغیر۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اناج کے ذریعہ میوؤں کے واسطہ سے۔ جانوروں کے گوشت کے وسیلہ سے۔ پھر ہمیں گرمی سردی ستاتی ہے۔ ان کا دفعیہ بھی اللہ ہی کرتا ہے۔ مگر لباس کے ذریعہ۔ روئی اون اور ریشم کے واسطہ سے۔ پھر ہم روشنی کے محتاج ہیں۔ وہ بھی اسی نے ہمیں دی مگر سورج کے ذریعہ۔ غرض جسمانی عالم میں جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیض ہم تک پہنچتا ہے۔ وہ بلاواسطہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ کسی نہ کسی واسطہ سے۔ اسی طرح عقل تقاضا کرتی ہے کہ روحانی عالم میں بھی کوئی ذرائع ہوں۔ اور وحی والہام بھی نبیوں کو کسی واسطہ سے ہوتے ہوں۔ سو انہی واسطوں کا نام ملائکہ ہے۔ اور وہ ہستیاں جو خدا کا پیغام نبیوں اور رسولوں تک پہنچاتی ہیں۔ انہیں کو (دینی) زبان میں ملائکہ کہتے ہیں۔ اور وہ وجود جو روحانی تحریکوں اور لوگوں کو نیک ترغیبیں دینے کے کام پر مقرر ہیں۔ انہی کو ہم فرشتہ کہتے ہیں۔ غرض فرشتوں کے وجود کو عقل ناممکن نہیں بتاتی۔ بلکہ عقل جب مشاہدہ کرتی ہے کہ اس جسمانی عالم میں الٰہی فیوض اور برکات کے لئے مختلف وسیلے ہیں۔ اور کوئی کام بے وسیلہ نہیں ہوتا۔ تو وہ فوراً یقین کرلیتی ہے۔ کہ عالم روحانی میں بھی کچھ وسائل ہونے چاہئیں۔ وہ روحانی فیوض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں تک پہنچتے ہیں۔ وہ بھی وسیلوں کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ سو عقل بجائے اس کے کہ فرشتوں کو ناممکن الوجود ٹھہرائے۔ ان کی ہستی کو قرین قیاس بلکہ یقینی تسلیم کرتی ہے۔ سو دونوں پہلوؤں میں سے عقلی پہلو سے تو فرشتوں کا وجود ثابت ہو چکا۔ اب نقلی پہلو دیکھو۔

فرشتوں کا وجود نقلی پہلو سے

نقلی لحاظ سے فرشتوں کا وجود اظہر من الشمس کی طرح ثابت ہے۔ کیونکہ کوئی مذہب نہیں۔ جس میں کسی نہ کسی رنگ سے فرشتوں کا اقرار نہ کیا گیا ہو۔ ہندو بھی دیوی دیوتاؤں کے قائل ہیں۔ زرتشتی بھی روحانی محرکوں کے مقر ہیں۔ یہودیوں کو بھی فرشتوں کی ہستی مسلم ہے۔ اور عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ پھر ان کے بعد اسلام بھی کھلے لفظوں میں ملائکہ کا وجود تسلیم کرتا ہے۔ سو اگر نقلی پہلو سے فرشتوں کی ہستی کا ثابت کرنا مطلوب ہو۔ تو اس کے لئے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے۔ کہ صرف کوئی ایک مذہب ہی ان کے وجود کا مقر نہیں بلکہ تمام مذہب مختلف رنگوں میں ان کو مانتے ہیں۔ سو جب عقل بھی ملائکہ کی ہستی کو تسلیم کرتی ہے۔ اور نقلی طور سے بھی کافی ثبوت موجود ہے۔ تو ایک صحیح العقل شخص کا ہرگز حق نہیں کہ وہ انکار کرے۔ اس کے بعد میں تفصیل سے وہ دلائل لکھتا ہوں۔ جن سے فرشتوں کے وجود کو ہم منکرین پر ثابت کرسکتے ہیں۔

دلیل اول

دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں۔ وہ سب کے سب فرشتوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ قدیم ہندو بھی بہت سی ایسی ہستیاں مانتے ہیں۔ جو انسان کو نظر نہیں آتیں۔ بلکہ نہاں نہاں ہیں۔ لیکن روحانی لحاظ سے ان کا انسان سے تعلق ہے۔ چنانچہ دیوتوں اور دیویوں کو جو دوسرے لفظوں میں فرشتوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اب تک ہندو مانتے ہیں۔ اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ خیر و شر پہنچانے کے لئے بہت سے ایسے وجود ہیں۔ جو ان جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ اور چونکہ ہندوؤں کے دل میں جسمانیت نے اپنا گھر کرلیا ہے۔ اور ہر چیز کو وہ جہرۃً مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے دیوتوں اور دیویوں کے مجسمے بنالئے ہیں۔ اور پتھر تراش کر انہیں مختلف پوشیدہ ہستیوں کی خیالی تصویر سمجھ لیا ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھے اور خدا کی تصویر بنائی۔ اور بت بنا کر انہیں خدائی صفات دیکر پوجنے لگے۔ غرض فرشتوں کو ہندو بھی دیوتوں اور دیویوں کے نام سے مذہباً تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح پارسی بھی خیر و شر کے مظہر بہت سے نہاں در نہاں وجود مانتے ہیں۔ پھر یہود کو لو۔ اور عیسائیوں کے مذہب کی طرف توجہ کرو۔ ان کی کتابوں میں سینکڑوں مرتبہ کھلے لفظوں میں فرشتوں کا ذکر ہے۔ اور بہت سے فرشتوں کے نام بھی اس میں درج ہیں۔

پھر اسلام کو لو۔ اس میں تو ملائکہ کو ماننا ایک فرض قرار دیا ہے۔ اور ان کا ماننا ایمان کا ایسا رکن تسلیم کیا ہے۔ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اب جب کہ ہم نے ثابت کردیا۔ کہ تمام مذاہب اس عقیدہ پر متفق ہیں۔ تو نتیجہ نکلا کہ واقعہ میں فرشتوں کا وجود ہے۔ ورنہ تمام مذاہب میں یہ اتفاق نہ ہوتا۔ مذاہب کا اتفاق ہی فرشتوں کے وجود کی ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔ صرف وہم پر اس کی بنیاد نہیں۔

دوسری دلیل

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک اصول بیان فرماتا ہے۔ ومن اصدق من الله حديثا۔ یعنی دنیا میں سب سے زیادہ صادق اور سب سے زیادہ راستباز اور سب سے بڑھ کر راستی کا دشمن خود خدا تعالیٰ کا وجود باجود ہے۔ کیونکہ وہ تمام سچائیوں کا سرچشمہ اور تمام صداقتوں کا منبع ہے۔ اس نے اپنی صداقت ظاہر کرنے کے لئے قرآن جیسی پاک کتاب نازل فرمائی۔ اور دنیا میں اعلان کردیا کہ (۔) یعنی یہ کتاب میری صداقت کا اور میرے علم و حکمت کا ایک زندہ گواہ ہے۔ کوئی شخص اس کتاب کی مثل لانے پر قادر نہیں۔ خواہ دنیا کے تمام عالم جن و انس اکٹھے ہو کر اس کی نظیر لانا چاہیں۔ مگر وہ کبھی قادر نہ ہوں گے۔ چنانچہ تیرہ سو برس سے دنیا اس اعلان کی صداقت کو دیکھ رہی ہے۔ آج تک کوئی شخص نہیں اٹھا جس نے قرآن مجید کی کسی ایک خوبی کا بھی کوئی نمونہ دکھایا ہو۔ پھر قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے آئندہ زمانہ کے متعلق بہت سی اہم خبریں قبل از وقت بیان فرمائیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور پوری ہورہی ہیں۔ اور دنیا میں کوئی بڑا انقلاب نہیں آتا جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی پیشگوئی نہیں کی ہوئی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آتا ہے جب یاجوج ماجوج تمام دنیا پر چھا جاویں گے۔ اور تمام زمین پر وہ پھیل جاویں گے۔ حالانکہ اس وقت یاجوج ماجوج کا نام کوئی مروج نہ تھا۔ کوئی ان کو جانتا بھی نہ تھا۔ مگر آج بیسویں صدی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ وہ یاجوج ماجوج آگئے ہیں۔ جن کی قرآن مجید نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر اس صداقتوں کے منبع اور راستبازی کے سرچشمہ نے قرآن مجید میں فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک کیڑا نکلے گا۔ جو لوگوں کو کاٹے گا۔ اور لوگ اس کے کاٹے سے ہلاک ہو جاویں گے۔ اور تیرہ سو برس گزرنے پر وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اور طاعون کا کیڑا قوموں کی قوموں کو چٹ کر رہا ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں؟ کہ قرآن حق ہے۔ اور اس کا بھیجنے والا بھی حق ہے۔ اور یقیناً ہے۔

سو جب قرآن مجید نے اپنی سچائی دنیا پر ثابت کردی۔ اور قرآن کے خدا کا اصدق الصادقین ہونا اظہر من الشمس ہوگیا۔ تو فرشتوں کا وجود بھی کوئی مشتبہ امر نہ رہا۔ کیونکہ صادق قرآن مجید کھلے اور صاف لفظوں میں ان کے وجود کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اصدق الصادقین خدا ان کی ہستی کو پیش کرتا ہے۔

غرض فرشتوں کے وجود کی دوسری دلیل یہ ہے کہ ان کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ اور جب قرآن مجید کی بے نظیری اور مکمل کتاب ہونے اور اس کی پیشگوئیوں کے عین وقت پر پورا نکلنے نے یہ ثابت کردیا کہ قرآن سراسر حق ہے۔ تو پھر فرشتوں کی ہستی اور ان کا وجود بھی ثابت ہوگیا۔ کیونکہ اس قرآن نے جو سراسر حق ہے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔

تیسری دلیل

جیسا کہ ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں

راستبازوں کی شہادت اپنے مضمون میں ناظرین کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ اسی طرح ملائکہ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے بھی راستبازوں کی متفقہ شہادت ہی کو پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ جب ہم دنیا میں بڑی سے بڑی بات صرف دو چار بھلے مانس سچے آدمیوں کے کہنے سے مانتے ہیں۔ اور اہم سے اہم امر کا فیصلہ صرف معدودے چند گواہوں کی شہادت پر کیا جاتا ہے۔ اور صرف ایک دو آدمیوں کے کہنے پر ایک شخص کو قتل بھی کر دیا جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ تمام دنیا کے راستبازوں کی متفقہ شہادت کو رد کر دیا جاوے۔ اور ان کی شہادت کو پایہ صداقت سے گرا ہوا سمجھا جائے۔ اور راستباز بھی معمولی راستباز نہیں بلکہ صداقت کے ایسے بھوکے اور سچائی کے ایسے پیاسے کہ راستبازی کی خاطر مصیبتیں جھیلیں۔ وطن سے بے وطن کئے گئے جان کے لالے پڑ گئے۔ یہاں تک کہ بہت سے قتل کر دیئے گئے۔ مگر سچائی سے منہ نہ موڑا۔ اور صداقت کے دامن کو ہاتھ سے نہ دیا۔ ایسے بے نظیر راستباز متفق ہو کر جب ایک بات کا اقرار کریں۔ تو اس کے ماننے پر ایک صحیح العقل انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ اور اس کے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ یہ اتفاق ہی ہم فرشتوں کے وجود کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ مختلف قوموں میں مختلف زبانوں میں مختلف راستباز گزرے ہیں جو سب کے سب فرشتوں کے وجود کے مقر ہیں۔ اور انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے یہ اقرار کیا ہے کہ فرشتے ہیں۔ اور وہ ہم سے ملے ہیں۔ ہمارا اور ان کا مکالمہ ہوا ہے۔ وہ ہمارے پاس خدا کا پیغام لائے ہیں۔ وقتاً فوقتاً انہوں نے ہمیں بشارتیں دیں۔ جو پوری ہوئیں۔ اور ہمارے دشمنوں اور تاریکی کے فرزندوں کی ہلاکت اور تباہی کی۔ پیش خبریوں سے ہمیں مطلع کیا۔ اور وہ سب باتیں حرف بحرف صحیح نکلیں۔ غرض راستبازوں کی متفقہ شہادت فرشتوں کے وجود کو ثابت کر رہی ہے۔

تورات کو دیکھو۔ حضرت موسیٰ جابجا فرشتوں سے ملاقات کرتے ہم کلام ہوتے دیکھے جاتے ہیں۔ پھر بعد کے تمام اسرائیلی نبی اپنے اپنے زمانہ میں فرشتوں کے پیغام کو سنتے اور ان کی بشارتوں اور دشمنوں کی تباہیوں کو سن کر دنیا میں شائع کرتے رہے۔ پھر اسرائیلی انبیاء میں آخری نبی مسیح ناصری کی گواہی بھی اسی بات پر ہے حضرت مسیح کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اور وہ ان سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ پھر ان کی والدہ گواہی دیتی ہیں کہ میرے پاس خدا کا فرشتہ آیا۔ اور مجھے کہا کہ تو ایک بیٹا جنے گی اور اس کا نام یسوع رکھے گی۔ پھر ان کے خاوند یوسف نجار کو فرشتہ ملا۔ اور رویا میں اس پر ظاہر ہوا۔ اور جو بشارت دی۔ وہ پوری ہوئی۔ پھر حواریوں پر وقتاً فوقتاً ملائکہ اپنا وجود ظاہر کرتے رہے۔ پھر جب اسرائیلی خاندان سے نبوت منقطع ہو کر اسماعیلی گھرانے میں داخل ہوئی۔ تو سید الرسل مبعوث ہوا۔ اور اس کی بعثت کی ابتداء ہی ایک فرشتہ کے ذریعہ ہوئی۔ پھر بہت سے موقعوں پر فرشتے اس کے پاس آئے۔ غموم ہموم کے وقت اسے تسلی دی۔ اس کے ساتھ ہم کلام ہوئے۔

اس نے اپنی آنکھوں سے ان کو تمثیل کے رنگ میں دیکھا۔ بارہا ان سے ملاقات کی پھر اس کے بعد اس کی امت کے بڑے بڑے اولیاء راستباز صادق گواہی دیتے رہے۔ کہ ملائکہ ہیں۔ کیونکہ وہ ہم سے ملے۔ اور انہوں نے ہم پر اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ پھر سب سے آخر پر مسیح موعود کی بعثت ہوئی۔ اس نے دنیا کو کہا کہ میں صاحب تجربہ ہوں۔ میری گواہی زیادہ معتبر ہے۔ میں نے فرشتوں کو تمثلانہ رنگ میں دیکھا۔ وہ میرے خدا کا پیغام میرے پاس لائے۔ انہوں نے مجھے دشمنوں کے غلبہ کے وقت ان کی ہلاکت اور میری کامیابی کی بشارت دی۔ میں ان سے ہم کلام ہوا۔ غرض دنیا میں مختلف قوموں اور مختلف زبانوں کے راستبازوں اور کامل راستبازوں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ اور وہ اپنے تجربہ سے متفق ہو کر شہادت دیتے ہیں کہ فرشتے ایک نورانی اور ان مادی آنکھوں سے اوجھل ایک ہستی ہیں جو تمثلانہ رنگ میں کبھی کبھی ان آنکھوں سے بھی نظر آ جاتے ہیں۔ وہ خدا کا پیغام بندوں تک لاتے ہیں۔ بندوں کو نیک کاموں کی تحریک کرتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اور خدا کے پیارے بندوں سے ان کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ سو ملائکہ کے وجود کی تیسری دلیل راستبازوں اور صادقوں کی ایک زبردست گواہی ہے۔ کیونکہ اگر سچی شہادت اور صادق کی گواہی کا انکار ہو سکتا ہے۔ تو دنیا کا کارخانہ کبھی نہیں چل سکتا۔ اور نہ ہم دنیا میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ تمام عدالتیں بند کرنے کے قابل اور تمام قوانین اور قواعد دریا برد ہونے کے لائق ہیں۔ نہ کسی مجرم کو سزا دینی چاہئے نہ کسی محنت کرنے والے کو صلہ۔ نہ بیٹا باپ کی بات مانے نہ بیوی خاوند کی بات پر اعتبار کرے۔ نہ حاکم کے قول کا محکوم کو یقین ہو۔ نہ محکوم کی باتوں پر حاکم کا اعتقاد۔ چند روز ہی میں دنیا کا کارخانہ درہم برہم ہو جاوے۔ اور علم تاریخ بالکل باطل ہو جاوے اور اس سے بھی آگے بڑھیں۔ تو کوئی لڑکا نہ کہہ سکے کہ فلاں شخص میرا باپ ہے۔ اور نہ باپ ہی منہ سے نکال سکے کہ فلاں لڑکا میرا لخت جگر کیونکہ یہ تمام امور صرف شہادت پر قائم ہیں۔ اور شہادت بھی صرف ایک دنیا دار عورت کی۔

سو اگر دنیا کے لاکھوں راستبازوں اور صاحب تجربہ صادقوں کے کہنے پر بھی تم کو فرشتوں کے وجود کا اعتبار نہ آوے گا۔ تو تم اپنے بیٹے کو ولد الحلال کہنے کی صرف ایک عورت کی گواہی پر کس طرح جرأت کرو گے۔

چوتھی دلیل

دنیا میں کوئی فعل بغیر کسی فاعل کے نہیں ہوتا۔ اور کوئی صنعت بغیر کسی صانع کے ظہور پذیر نہیں ہوتی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کو لو۔ اور معمولی سے معمولی واقعہ پر نظر ڈالو۔ کوئی چیز اور کوئی واقعہ بغیر کسی علت کے ہرگز وقوع میں نہیں آتا۔ اور دنیا میں ہر سانحہ اور حادثہ کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا اور صفحہ ہستی پر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ اسی اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم فرشتوں کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض واقعات کی علت ملائکہ کو یقین کرتے ہیں۔ دیکھو ایک انسان ایک وقت اپنے برے ہم صحبتوں میں بیٹھا ہوا انہی کے سے اعمال میں گرفتار اور مشغول ہوتا ہے۔ مگر اچانک بجلی کی طرح بعض دفعہ اس کے دل میں نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور وہ ان بدیوں کے چھوڑنے کی ایک زبردست تحریک اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ حالانکہ کوئی خارجی محرک نہیں ہوتا۔ نہ اس مجلس میں کوئی واعظ ہے۔ نہ اہل مجلس ہی ان بدیوں سے روکنے والے۔ بلکہ وہ تو بدی کی طرف مائل کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے پھر دل میں ایک زبردست تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور چونکہ کوئی فعل بغیر فاعل کے اور کوئی تحریک بغیر محرک کے نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس تحریک کا بھی کوئی محرک ہے۔ اور ان بدیوں میں گرفتار آدمی کو نیکی کی طرف توجہ دلانے والی بھی کوئی ہستی ہے۔ اور اسی ہستی کو (دینی) اصطلاح میں ملائکہ کہتے ہیں۔ اور ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کام سپرد ہے۔ کہ وہ اس کے بندوں کو نیک کاموں کی ترغیب دیں۔ اور بدی میں گرفتاروں کو نیکی کی تحریک کریں۔ غرض یہ جو بیٹھے بیٹھے بغیر کسی ظاہری محرک کے اچانک انسان کے دل میں نیک کام کرنے اور لوگوں سے حسن سلوک کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ یہی فرشتوں کے نورانی وجود کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ اگر فرشتوں کو اس نیکی کا محرک نہ مانا جائے تو پھر اور کون محرک ٹھہر سکتا ہے۔ کیا کوئی انسان محرک ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ بری مجلس میں تو اہل مجلس برائیوں کی تحریک کرتے ہیں۔ مگر پھر ایک شخص کو ان میں سے نیکی کی تحریک کا ہونا انسانی تحریک کس طرح قرار دی جا سکتی ہے۔

اگر کہو۔ کہ دماغ میں خود خیال پیدا ہوا۔ اور خود انسانی دماغ ایسی تحریکوں کا محرک ہوتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب ایک بری مجلس میں ایک شخص کو نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔ تو تحریک کے وقت سے پہلے بھی تو اس شخص کا دماغ موجود تھا۔ مگر پہلے تحریک نہیں ہوئی۔ اس لئے معلوم ہوا کہ دماغی تحریک نہیں۔ کیونکہ دماغ تو تحریک سے پہلے بھی اپنا کام کر رہا تھا۔ پہلے کیوں نہ تحریک کی۔ بلکہ تحریک سے پہلے تو دماغ بھی بدیوں میں ممد تھا۔ اور برائیوں کے نئے نئے طریقے سکھاتا تھا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ نیکی کی اچانک تحریک کا محرک دماغ نہیں ہوتا۔ سو ملائکہ کے وجود کی چوتھی زبردست دلیل کے لئے ہم نیکی کی تحریک کو پیش کرتے ہیں۔ اور فرشتوں کے ایک منکر کو ہم کہتے ہیں۔ کہ ملائکہ وہ نورانی ہستیاں ہیں جو انسانوں کو نیکی اور عمدہ کاموں کی وقتاً فوقتاً تحریک کرتی ہیں اور جو شخص ان پر عمل کرتا ہے۔ اور ان کی تحریکوں سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اس سے ان فرشتوں کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اور وہ آئے دن اسے نیک تحریکیں کرتے ہیں۔ اور جوں جوں وہ شخص ان پر عمل کرتا ہے۔ توں توں وہ بھی تحریکوں میں زیادہ زور دیتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایسا شخص بدیوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے اور جو شخص باوجود ملائکہ کی تحریک کے ان پر عمل نہیں کرتا تو ملائکہ کی طرف سے اسے دن بدن کم تحریکیں ہوتی ہیں۔ اور ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ محض شرارت مجسم بن جاتا ہے۔

غرض یہ بات ہر شخص کے تجربہ میں آتی ہے۔ کہ بعض دفعہ بغیر کسی ظاہری محرک کے خود بخود اچانک نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔ اور چونکہ کوئی کام بغیر کسی علت کے نہیں ہوتا۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ کوئی نورانی ہستی اس خیر اور نیکی کی محرک ہے۔ اور اسے ہی دینی اصطلاح میں مسلک کہتے ہیں۔

ہر فن کے مقابلہ کی مہارت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر ہو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ عربی فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے اور اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے اور اگر اسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ بینی پکڑ لے۔ اس پر وہ سب خاموش ہو گئے۔ پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کر سکو گے۔ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آ گئی۔ ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا۔ اگر تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہو گا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہو گا ورنہ جیسے ہمالیہ پہاڑ کو بوٹ سے ٹھڈے لگانے والا پاگل ہے، تم بھی پاگل سمجھے جاؤ گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا کام ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم پاگل نہیں کہلوانا چاہتے تو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو"۔

(فرمودہ 17 دسمبر 1946ء مطبوعہ الفضل 16 مئی 1961ء)

قلموں کی جنبش اور مفت کا اجر

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں۔

اے عزیزو اور دوستو! آگے آؤ اور اپنی قلموں کو (دین) کی تائید میں حرکت دو کہ اس سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی برکت نہیں۔ اس وقت بہت سے اچھوتے اور نیم اچھوتے مضمون تمہارے قلموں کی جنبش کا انتظار کر رہے ہیں اور ساغر حسن صرف ایک انگلی کے اشارے پر چھلکنے کیلئے تیار ہے اور تمہارے لئے صرف مفت کا اجر ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

بمفت ایں اجر نصرت را بدہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

(روزنامہ الفضل 28 اپریل 1998ء)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

عالم دین کا سچا تصور

معروف دانشور ڈاکٹر مہدی حسن کے انٹرویو سے چند اقتباسات:۔

س:۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ اسلام میں مولوی قسم کا کوئی ادارہ موجود نہیں، کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں اور یہ بتائیے کہ مولوی کی اسلام میں آمد کیسے ہوئی؟

ج:۔ میں اس خیال سے پوری طرح متفق ہوں کہ اسلام میں دین کی تشریح کے لئے مولوی کا کوئی ادارہ موجود نہیں، بلکہ اسلام نے ہر فرد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اسلام کے فلسفے کو سمجھے اور اس سے معانی اخذ کرے اور اس کے ذریعے اپنی زندگی میں تبدیلی لائے۔ اس سلسلے میں میری دلیل یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر فرد میں اس کی روح اور زندگی ہے اور وہ اللہ کا عکس ہے، اگر ہر فرد میں اللہ کا عکس موجود ہے تو پھر اس کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ خود سے اللہ کے کلام کو سمجھنے اور اس سے معانی اخذ کرنے کی کوشش کرے اور اگر کوئی سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا تو پھر یہ اس کا ذاتی فیصلہ ہے کہ وہ کسی اور سے اس سلسلے میں مدد حاصل کرے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مولوی قسم کا ادارہ اسلام میں کیسے معرض وجود میں آیا، تو جہاں تک میں نے مسلمانوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے، اس کی روشنی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب مسلمان حکمرانوں نے شاہی طرز زندگی اور طرز حکومت اختیار کیا تو انہوں نے اپنا تمام تر وقت سیاست اور کاروبار حکومت پر صرف کرنا شروع کر دیا اور دینی معاملات اور مسائل کو سلجھانے کے لئے اپنے ہمراہ درباروں میں کچھ ایسے افراد تعینات کر لئے، جن کے ذمہ دین کی تشریح کرنا تھا اور عام طور پر یہ حضرات دین کی تشریح اس طرح کیا کرتے تھے، جس کی روشنی میں بادشاہ کے اقدامات اور پالیسیوں کو درست قرار دیا جاسکے۔

س:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ پڑھا لکھا شخص عالم دین سے متاثر ہونے کی بجائے نہ صرف اس کا نقاد بن جاتا ہے، بلکہ کسی حد تک دین سے بھی بیزار ہو جاتا ہے؟

ج:۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں جن لوگوں نے دین کی تشریح کا کام اپنے ذمے لیا ہے، وہ اپنے وقت کے مسائل اور ان کی ضروریات کو سمجھنے کی اہلیت سے محروم ہیں۔ ان کا علم محدود ہے، اس وجہ سے وہ دین کا جو تصور لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، وہ انتہائی محدود اور از کار رفتہ ہے۔ اس لئے ان کے پیش کئے ہوئے دین کو عام طور پر لوگ قابل عمل اور منطقی نہیں سمجھتے، جس کی وجہ سے ایک طرف دینی حلقوں اور پڑھے لکھے افراد کے درمیان فاصلہ بڑھتا جاتا ہے تو دوسرے طرف اسلام کا جو تصور معاشرے میں رائج ہے، وہ ایک ایسے فلسفے کا تصور ہے، جو جدید زندگی سے سینکڑوں سال پہلے کی تصویر پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تصور آج کے پڑھے لکھے طبقہ کے لئے ناقابل قبول ہے۔

س:۔ کیا اسلام میں علم اور عمل دو الگ الگ خانے ہیں، اگر نہیں تو پھر ہمارے اکثر علماء کے قول وفعل میں تضاد کی کیا وجہ ہے؟

ج:۔ علم کوئی تجدیدی اصطلاح نہیں ہے۔ علم کا مقصد انسان کا عمل تبدیل کرنا ہے۔ اگر ہمارا عمل علم کے مطابق نہ ہو تو اس علم کا حصول بے کار ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں یہ علم ہے کہ زہریلی خوراک کھانے سے انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے، لہٰذا ہم زہر کھانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ جہاں تک مولوی صاحبان کے علم اور عمل میں عدم مطابقت کا تعلق ہے، میں اس سلسلے میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ ان کے ابلاغ میں اسی لئے تاثیر نہیں ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں، خود اس پر عمل نہیں کرتے۔

س:۔ علماء سو کا تاریخی پس منظر کیا ہے اور موجودہ دور کے علماء سو سے چھٹکارا کیسے ممکن ہے؟

ج:۔ علماء سو کی اصطلاح ان مذہبی شخصیات کے لئے استعمال ہونی شروع ہوئی تھی، جن کی مذہب کی تشریح اور تعبیر دین کی سربلندی سے زیادہ اپنے فوائد حاصل کرنے اور حکومت وقت کے بعض اقدامات کو جائز قرار دینے کے لئے ہوتی تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی تشریح کو حق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے مقابلے میں ان افراد کو جنہوں نے دنیاوی نتائج سے بے پرواہ ہو کر وہ باتیں کیں، جن کو وہ صحیح سمجھتے تھے، وہ علماء حق قرار دیئے گئے۔

دونوں اقسام کے ایسے مذہبی افراد انسانی تاریخ کے ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ بعض لوگوں نے اپنے مفاد پرستانہ نظریات لوگوں تک پہنچانے کے لئے دین کا سہارا بھی لیا، اس لئے ان کے نام کے ساتھ علماء سو کا اضافہ کر دیا گیا۔

جہاں تک ایسے افراد سے چھٹکارا حاصل کرنے کا تعلق ہے، اس کے لئے عوام میں شعور اور تعلیم کا ہونا ضروری ہے اور عوام کو یہ احساس دلانا بھی ضروری ہے کہ اسلام میں پیشہ ور مولوی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص مذہب کے حوالے سے اپنے لئے بعض مراعات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ تو انہیں اس کی پیش کی ہوئی مذہبی تشریح کو مسترد کر دینے اور اپنا صحیح فیصلہ خود کرنے کی اہلیت پیدا کرنے کی طرف راغب کرنا چاہئے۔ اس طرح ہم پیشہ ور مذہبی شخصیات سے، جنہوں نے مذہب کے نام پر معاشرے کو بہت نقصان پہنچایا ہے، چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

س:۔ اسلام میں کسی عالم دین کو کفر کا فتویٰ دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے، مگر پھر بھی ہمارے کئی علماء کرام کفر سے کم فتویٰ نہیں دیتے۔ علماء کے اس طرز عمل سے امت مسلمہ کی وحدت کو کیا نقصان پہنچ رہا ہے؟

ج:۔ اس ضمن میں، میں یہ عرض کروں گا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سب سے پہلے مسلمان کی تعریف کرنا ضروری ہے اور بہت سے دینی سکالروں نے مختلف ادوار میں اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، کسی دوسرے شخص کو اس کے ایمان کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، البتہ کسی بھی شخص کے عمل اور طرز زندگی کو دیکھتے ہوئے آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ گناہگار مسلمان ہے یا باعمل مسلمان ہے، لیکن خود کو مسلمان کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اس قسم کے طرز عمل سے ماضی بعید کے علاوہ زمانہ حال میں بھی مسلمانوں کے معاشرے کو بہت نقصان پہنچا ہے اور اگر اس رویے کو تبدیل نہ کیا گیا تو آئندہ بھی معاشرہ اختلافات اور نفاق کا نشانہ بنتا رہے گا۔

س:۔ ہمارے کئی علماء کرام کے بارے میں تاثر ہے کہ شاید وہ غیر مسلم کو تو برداشت کر لیں۔ مگر دوسرے مسلک کے عالم دین کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسا کیونکر ہے؟

ج:۔ ایسا اس لئے ہے کہ ہم اس اصول کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، جس کا اظہار میں نے آپ سے اپنی گفتگو کی ابتداء میں کیا تھا کہ اسلام کے فلسفے کی تشریح اور اس سے معانی اخذ کرنے کا حق ہر شخص یا گروہ کو حاصل ہے اور اگر اسلام کے اس اصول کو مدنظر رکھا جائے کہ دین میں کوئی جبر نہیں تو پھر ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم کسی کے عقیدے پر اعتراض کریں۔ اپنے عقیدے کے اظہار کا حق ہر ایک کو حاصل ہے، اس کی تبلیغ کی اجازت بھی ہر ایک کو ہونی چاہئے لیکن دوسرے کے عقائد پر نکتہ چینی یا عدم برداشت کا رویہ اسلامی معاشرے کے لئے ہمیشہ سے نقصان دہ رہا ہے۔ خاص طور پر آج کل اس کی وجہ سے ہمیں بہت زیادہ مسائل کا سامنا ہے۔ اسلام میں متعدد فقہ رائج ہیں اور مختلف فقہا نے مختلف ادوار میں مختلف علاقوں میں بیٹھ کر اسلام کی جو تشریح کی، ان تمام عقائد اور تشریحات کو ماننے والوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ برصغیر میں ایک ہزار سالہ مسلمان بادشاہت کے دور میں حکمران وسط ایشیا، افغانستان اور ترکی سے آئے، جب کہ اس دور میں دانشور اور فنکار ایران سے آئے۔ ان تمام علاقوں میں اسلام کے مختلف فقہ رائج ہیں، لہٰذا برصغیر میں مختلف اسلامی فقہ کو ماننے والوں کی تعداد تقریباً تقریباً برابر ہے۔ یہاں کسی ایک عقیدے کو اسلام قرار دے کر اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح ایران یا سعودی عرب کی حکومتیں وہاں کی مخصوص فقہ کو غالب اکثریت تسلیم کرتی ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں یہ صورت حال نہیں ہے۔

س:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم عموماً اپنے کسی بچے کو عالم دین نہیں بناتے، تاہم اگر کوئی بچہ ذہنی یا جسمانی طور پر کمزور ہو تو ہم اسے دینی مدرسے میں بھیج دیتے ہیں۔ ہم اپنے ذہنی اور جسمانی طور پر فٹ بچوں کو عالم دین کیوں نہیں بناتے؟

ج:۔ اس لئے نہیں بناتے کہ عالم دین کو روزگار کے وہ مواقع اور معاشرے میں وہ مقام حاصل نہیں ہے جو دوسرے پیشوں کے حاملین کو حاصل ہے، لہٰذا سب سے پہلے ماں باپ کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ ایسا شعبہ منتخب کرے جو اس کو زندگی کی تمام سہولتوں کے علاوہ معاشرے میں عزت و وقار بھی دے سکے۔ اسی سوچ کی وجہ سے جو بچہ جسمانی طور پر معذور ہو یا پڑھائی لکھائی میں بہت نالائق ہو: اس کو ماں باپ تنگ آ کر مسجد کے مولوی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ معاشرتی مقام اور دنیاوی سہولتوں کی اہمیت کو اس مثال سے بہت آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ آج کل ماں باپ اپنے بچوں میں کرکٹ کے کھیل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، کیونکہ کرکٹ کے اچھے کھلاڑیوں کی آمدنی بہت زیادہ ہے اور ان کو اندرون ملک اور بیرون ملک شہرت، عزت اور دولت بھی ملتی ہے۔ اصل میں دین کے علم کو اتنا پر کشش ہونا چاہئے کہ نوجوان دیگر علوم کی طرح اس علم کی طرف بھی راغب ہوں۔ دوسرے میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ ہم بچوں کو پرائمری سکول سے لے کر اعلیٰ تعلیمی اداروں تک دینیات کی جو تعلیم دیتے ہیں، اس سے ہر پڑھے لکھے شخص کو اپنے دین کا اتنا علم حاصل ہو جانا چاہئے کہ اس کو کسی پیشہ ور مولوی کی ضرورت نہ رہے، ورنہ دینیات پڑھانے کا کوئی فائدہ یا اس کی کوئی منطق سمجھ میں نہیں آتی۔

س:۔ آخر میں آپ یہ فرمائیے کہ جب آپ مسلمانوں کے علماء دین کا غیر مسلموں کے علماء سے موازنہ کرتے ہیں تو آپ کو مسلمان علماء دین کہاں کھڑے نظر آتے ہیں؟

ج:۔ ہمارے معاشرے میں مجموعی طور پر علم کے ہر شعبے میں تحقیق کا فقدان ہے۔ اس صورت حال سے دینی علم کا شعبہ بھی دوچار ہے، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیگر مذاہب کے علماء کے مقابلے میں ہمارے عالم دین علم کی تحقیق پر وہ دسترس نہیں رکھتے جو مسیحی اور یہودی مذہب کے ماہرین اپنے مذہب کے بارے میں رکھتے ہیں۔ یہودی اور عیسائی مذہب پر تحقیقی کام آسانی سے دستیاب ہے، جبکہ اردو زبان میں اسلام پر ایسی تحقیق جس سے موجودہ دور کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد ملے، ذرا مشکل سے ہی دستیاب ہوتی ہے۔

حالانکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اسلام علم حاصل کرنے اور کائنات کو تسخیر کرنے کا درس دیتا ہے اور علم کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ علم مومن کی گمشدہ میراث ہے، جہاں سے بھی دستیاب ہو، اسے حاصل کر لینا چاہئے۔ ہمارے ہاں وہ اصحاب جو خود کو عالم دین کہتے ہیں، عام طور پر ان کی اکثریت جدید دور کے تقاضوں سے ناواقف ہے۔

(روزنامہ پاکستان 21,20 دسمبر 2001ء)

بدحالی کی تصویر

نیوز ویک اپنی 17 دسمبر 2001ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"افغانستان بدحالی کی ایک عجیب تصویر بنا ہوا ہے۔ اس کے شہر نصف کے قریب محض ملبے کا ڈھیر ہیں۔ سکولوں اور ہسپتالوں کی عمارتیں خستہ حال ہیں۔ ان میں اساتذہ اور ڈاکٹر موجود نہیں ہیں۔ جو چند سڑکیں ہیں ان پر سے گزرنا صحراء کو عبور کرنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ صحراؤں میں لاکھوں کروڑوں بارودی سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔ پھلوں کے باغات کاٹے جا چکے ہیں۔ نہریں خشک ہو چکی ہیں۔ خشک سالی کے باعث زمین کاشت ہی نہیں کی جاتی۔ آبادی کا پانچواں حصہ بے گھر ہے۔ اور کم از کم اتنے ہی لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ جو تھوڑا سا کاروبار ہے وہ لڑنے مرنے کے لئے اسلحہ کی لین دین سے متعلق ہے یا پھر سمگلنگ منشیات اور ڈاکہ زنی جاری ہے۔"

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33812 میں یاسمین احمد زوجہ مکرم بشارت احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Salier جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-4-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 25 تولہ مالیتی -/7500 جرمن مارک۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ یاسمین احمد زوجہ بشارت احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر 10091 جرمنی گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد جنجوعہ خاوند موصیہ

مسل نمبر 33813 میں امۃ الحفیظ قمر زوجہ نصیر الدین قمر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن وسطی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-4-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع محلہ دارالیمن وسطی ربوہ مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی -/1500 مارک۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحفیظ دارالیمن وسطی ربوہ حال فورس ہائم جرمنی گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر 10091 جرمنی گواہ شد نمبر 2 نصیر الدین قمر خاوند موصیہ

مسل نمبر 33814 میں طاہر احمد ولد مکرم رشید احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ تجارت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-4-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع فورس ہائم جرمنی مالیتی -/230000 مارک۔ اور ایک عدد کار مالیتی -/25000 مارک۔ اس وقت مجھے مبلغ -/DM5000 ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر 10091 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد شاہ جرمنی

مسل نمبر 33815 میں ہبۃ الرفیق بنت ملک جمیل الرحمن صاحب رفیق مربی سلسلہ قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 4 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ہبۃ الرفیق کوارٹر نمبر 4 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک جمیل الرحمن رفیق صاحب وصیت نمبر 14107 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک لطف الرحمن برادر موصیہ وصیت نمبر 30423

مسل نمبر 33816 میں میر نصیر احمد ولد میر حبیب احمد قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/8 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میر نصیر احمد 7/8 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید خالد احمد شاہ وصیت نمبر 21441 گواہ شد نمبر 2 میر حبیب احمد وصیت نمبر 24055

مسل نمبر 33817 میں امۃ الباسط عمر زوجہ ملک منصور احمد صاحب عمر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 86 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ 10 ماشہ 6 رتی مالیتی -/45000 روپے۔ اور حق مہر -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الباسط عمر کوارٹر نمبر 86 تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک منصور احمد عمر خاوند موصیہ وصیت نمبر 16551 گواہ شد نمبر 2 ملک صباح الظفر عمر وصیت نمبر 31238

مسل نمبر 33818 میں امۃ المصور صاحبہ بنت ملک حبیب احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/20 دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المصور 2/20 دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد خالد وصیت نمبر 23195 گواہ شد نمبر 2 عبد الحمید خلیق وصیت نمبر 18249

جدید کاغذ کی دریافت

جاپان میں ایک کمپنی نے ایسا کاغذ تیار کیا ہے جو ایک ہزار سال تک خراب نہیں ہوگا۔ دراصل کاغذ کے خراب ہونے کی وجہ آکسیجن سے بھرپور ایک مادے کی موجودگی ہوتی ہے جو لکڑیوں میں پایا جاتا ہے۔ لیگنن نامی یہ مادہ کاغذ کا رنگ تبدیل کرنے کا سبب بنتا ہے۔ جس وجہ سے کاغذ کی چھپائی خراب ہو جاتی ہے۔ اور بالآخر کاغذ ختم ہو جاتا ہے۔ جاپانی کمپنی نے لیگنن کی مقدار میں ایک خاص طریقہ کار سے کمی کر کے ایک ایسا کاغذ تیار کیا ہے جو 21 ویں صدی کی معلومات 30 ویں صدی تک فراہم کر سکے گا۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ شازیہ رفیق صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق شاہد (مرحوم) مورخہ 20فروری 2002ء کھوکھراپار ملیر کراچی میں منعقد ہوئی۔ دعا مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ ماڈل کالونی کراچی نے کروائی۔ مورخہ 21فروری 2002ءکو ذکیہ پیلس کھوکھراپار ملیر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم مظہر اقبال صاحب مربی ضلع کراچی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جانبین کیلئے یہ رشتہ ہرلحاظ سے بہت مبارک اور ثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم داؤد احمد سلنگی صاحب گوجرانوالہ کو دل کا اٹیک ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بچی بعمر 6سال شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرمہ منورہ افتخار صاحبہ اور مکرم افتخار الحق صاحب گلشن اقبال کراچی کو مورخہ 2مارچ 2002ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "جاذب احمد" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ملک ارشاد الحق صاحب کا نواسہ اور مکرم ملک اعجاز الحق صاحب کا پوتا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک' صالح' خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد گھمن صاحب مربی سلسلہ سکھیکی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ غلام احمد گھمن صاحب مورخہ 27 فروری 2002ءکو وفات پاگئیں۔ مورخہ 26فروری 2002 کو اچانک برین ہیمبرج ہوا اور 17 گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد 27فروری 2002ءکو دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم انیس احمد خان ریلوے کالونی مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم محمود احمد قیصر صاحب شیزان فیکٹری بند روڈ لاہور میں مورخہ 9فروری 2002ءکو اچانک ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پاگئے مرحوم کی عمر 43 سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت الہدیٰ گول بازار ربوہ میں نماز عصر کے بعد ادا کی گئی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم نورالحق مظہر صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور نے دعا کروائی۔ مرحوم شریف النفس۔ صابر وشاکر اور ملنسار شخصیت تھے مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو کمسن بیٹیاں اور ایک کمسن بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے نیز لواحقین کے لئے صبر کی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سلیم احمد صاحب صدر جماعت چک 18 بہوڑو ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں کہ: مکرم رانا خالد محمود کے والد محترم رانا عبدالغفور صاحب ساکن بہوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ 25 فروری 2002ءکو بقضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ انکے داماد مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ خوشاب نے پڑھائی مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک بیٹی اور چھوٹا بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم ملک محمود احمد اسلام آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم فاروق محمود صاحب مقیم لندن کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ مائرہ مریم حق صاحبہ بنت مکرم اعزاز الحق صاحب مرحوم آف لندن مورخہ 5جنوری 2002ء بروز ہفتہ بخیر وخوبی انجام پائی۔ رخصتانہ کی تقریب تاج انٹرنیشنل ہوٹل سیالکوٹ میں عمل میں آئی۔ رخصتانہ سے قبل نکاح کا اعلان مبلغ تین ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے کیا اور دعا کرائی۔ دولہا مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب مرحوم (لاہور) کا پوتا اور مکرم شمس الحق خان صاحب آف روزنامہ ڈان کوئٹہ (حال مقیم لاہور) کا نواسہ ہے جبکہ دولہن مکرم عزیز الحق صاحب مرحوم (واہ کینٹ) کی پوتی اور مکرم قریشی محمد مطیع اللہ صاحب مرحوم آف قادیان کی نواسی ہے۔ مورخہ 6جنوری 2002ء بروز اتوار میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ جس کے آخر میں مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلانات کے سلسلہ میں گزارش

1۔ اعلان نکاح کے ہمراہ نکاح فارم کی فوٹو کاپی بھجوائیں۔

2۔ ولادت وفات' بیماری وتقریب شادی کے اعلان پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

3۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء رزلٹ کارڈ (یا کوئی اور ثبوت مثلاً دستخط پرنسپل) کی کاپی مع تصدیق صدر جماعت یا امیر صاحب بھجوایا کریں۔

(ایڈیٹر الفضل)

اعلان دارالقضاء

(مکرم حمید احمد بابت ترکہ
مکرم چوہدری محمد احمد صاحب)

مکرم حمید احمد صاحب ساکن مکان نمبر 29/25 دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فضل احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ نمبر 28/25 دارالرحمت شرقی برقبہ 1 کنال 9مرلہ 124فٹ میں سے ان کا حصہ 16 مرلے ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کواس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ نصیرہ سلیم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ ناصرہ صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ منصورہ صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ ماجدہ صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم حمید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ خیر النساء صاحبہ بابت ترکہ
محترمہ امۃ الرفیق ایاز صاحبہ)

محترمہ خیر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امۃ الرفیق ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین ایاز صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ قطعات نمبر 27/19-26 دارالعلوم غربی ربوہ رقبہ ایک کنال (فی قطعہ رقبہ 10 مرلہ) ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ یہ دونوں قطعات میرے نام منتقل کردیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ خیر النساء صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم نسیم حسین ایاز صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ زینب بی بی صاحبہ بابت ترکہ
مکرم ناصر احمد صاحب)

محترمہ زینب بی بی صاحبہ دختر مکرم نور محمد صاحب مکان نمبر 15 گلی نمبر 7 میاں میر کالونی لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب ولد مکرم نور محمد صاحب ساکن نمبر 73 راوی روڈ مرضی پورہ۔ لنگا مندر لاہور بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 10/7 دارالرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کی کوئی اولاد یا بیوی نہ ہے جو کہ وارث بنے ہم تین بہن بھائیوں کے علاوہ ان کا کوئی وارث نہ ہے۔ میرے بھائیوں کو یہ قطعہ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ زینب بی بی صاحبہ (ہمشیرہ)
(2) مکرم محمد دین صاحب (برادر)
(3) مکرم فخر الدین صاحب (برادر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

یکم مارچ سے کلاسز شروع ہو چکی ہیں
MACLS میں جدید کمپیوٹر لیب کے ساتھ کمپیوٹر کی دنیا کے درج ذیل کورسز کرائے جارہے ہیں۔
☆ OCP یعنی اوریکل کے تمام پیپرز کی تیاری
☆ JCP جاوا کی تیاری اور ++C ☆ MCSE
کے جملہ پیپرز کی تیاری ☆ Power pack میں آفس' ایکسل اور پاور پوائنٹ ☆ انگریزی زبان کا کورس آڈیو ویڈیو لیب کے ساتھ
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز
کالج روڈ ربوہ فون: 212088
ای میل macls@ureach.com

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
کیپسول روح شباب
طاقت کی بے مثال دوا تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور کمزور اعصاب میں برقی رو دوڑ جاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ 8مارچ غروب آفتاب: 6-13
☆ ہفتہ 9مارچ طلوع فجر: 5-03
☆ ہفتہ 9مارچ طلوع آفتاب: 6-25

☆انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کے اجلاس میں پانی کی تقسیم کا تنازعہ حل نہیں ہو سکا- پنجاب اور سندھ نے سرحد کا فارمولہ مسترد کر دیا ہے-

☆وزیر اطلاعات نے امید ظاہر کی ہے کہ سارک وزراء اطلاعات کانفرنس خطہ میں امن' ترقی اور ہم آہنگی کے مقاصد کے حصول کی جانب پیش رفت میں جمود کو توڑنے کا باعث ہوگی-

☆امریکہ کی قیادت میں اتحادی فوجوں نے مشرقی افغانستان کے علاقے گردیز کے قریب غاروں میں چھپے طالبان اور القاعدہ کے جنگجوؤں کی آدھی نفری کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے- کرنل والٹر ریباٹ نے بتایا کہ 500 سے زائد جنگجو ہلاک کئے جا چکے ہیں-

☆گجرات کے فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے- جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے- مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی دکانیں لوٹنے کی اطلاعات مسلسل آرہی ہیں - ہندو بلوائی بے گناہ مسلمانوں کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنارہے ہیں- حتیٰ کہ ہائی کورٹ کے دو مسلمان ججوں کو بھی محفوظ علاقے میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا گیا ہے-

☆گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کو اپنے مطالبات کے لئے ہڑتال اور احتجاج کا طریقہ کار نہیں اپنانا چاہئے- یہ طریقہ بنیادی طور پر غلط ہے- پڑھے لکھے لوگوں کو بات چیت کے ذریعہ مسائل کی نشاندہی کرنا چاہئے-

☆پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین نے کہا ہے کہ پاکستان نے توانائی کے مقاصد کے لئے ایٹمی پاور پلانٹ کا ایندھن خود تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے- آنے والے دنوں میں پانی کی کمی کے باعث بجلی کی پیداوار میں کمی کا خدشہ ہے چنانچہ بجلی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایٹمی توانائی کو استعمال کیا جاسکتا ہے-

☆آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے بتایا کہ گزشتہ مالی سال کے دوران 1047 بلین روپے کے حسابات کا آڈٹ کیا اور 836 آڈٹ رپورٹیں تیار کیں- آڈیٹر جنرل کے محکمے نے ایک کھرب 77 ارب روپے کے قابل اعتراض اخراجات اور خورد برد کی نشاندہی کی جس میں 8 ارب 34 کروڑ 60 لاکھ روپے کی ریکوری ممکن ہوئی-

☆امریکی ایجنسی ایف بی آئی 15 مئی سے لاہور میں بلیک لسٹ افراد کو آنے سے روکنے کے لئے مقامی امیگریشن حکام کے تعاون سے اپنا نظام نافذ کر رہی ہے-

☆بھارتی صوبے اترپردیش کی اسمبلی کے مسلمان رکن کو گورنر کی سرکاری رہائش گاہ کے باہر گولی مار کر قتل کر دیا گیا- ان کو اس وقت گولی ماری گئی جب وہ اپنی ساج وادی پارٹی کے زیر انتظام مظاہرے میں شریک تھے-

☆بھارت کے مسلم کش فسادات والے صوبے گجرات میں جاں بحق ہونے والوں کی اجتماعی تدفین کی گئی- 20-20 نعشوں کی تہیں لگا کر مٹی ڈال دی گئی-

☆کھوئی رٹہ سیکٹر کے علاقوں میں بھارتی افواج کی زبردست گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے- پاک فوج نے تین بھارتی چوکیاں تباہ کر دیں-

☆غزہ اور غرب اردن کے فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی فوج اور فلسطین کے درمیان ہونے والی تازہ جھڑپوں میں اسرائیلی فوج نے مزید 8 فلسطینی ہلاک کر دیئے ہیں-

---

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

سرکن اور اپھارہ
کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج' ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون آفس 213156 فون سلز 211047

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

آپ کا تعاون- آپ کی سہولت- آپ کا فائدہ- ہماری بنی ہوئی کاپیاں استعمال کریں
ESTD-1942
ظفر بک ڈپو
بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
اردو بازار سرگودھا
فون 0451-716088

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کاری چھوٹے ٹیبل ڈائز- کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
☎ 12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

داخلہ جاری ہے
زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ
مکمل انگلش اور اردو میڈیم (نرسری تا دہم)
ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-21813

آسامیاں خالی ہیں
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کرنے کے لئے "سیلز مین" کی ضرورت ہے
تعلیم کم از کم میٹرک
عمر- 25 تا 35 سال آسامیاں- 15
انٹرویو کے لئے مورخہ 13-3-02
کو 12 بجے کے بعد تشریف لائیں
پتہ برائے رابطہ **میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری**
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
TIN PACK

مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
سیلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس
ہرکولیس آئل فلٹر
میاں بھائی
طالب دعا
میاں عبداللطیف- میاں عبدالماجد
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61